



Candidate Name

Candidate Number

Centre Name

Centre Number

URDU

**Paper 1: Reading and writing****Sample Assignment****2 hours**

You must answer on the question paper.

No additional materials are needed.

**INSTRUCTIONS**

- Answer **all** questions.
- Use a black or dark blue pen.
- Write your name, Centre number and candidate number in the boxes at the top of the page.
- Write your answer to each question in the space provided.
- Do **not** use an erasable pen or correction pen.
- Do **not** write on any bar codes.
- Dictionaries are **not** allowed.

**INFORMATION**

- The total mark for this paper is 70.
- The number of marks for each question or part question is shown in brackets [ ]

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اردو اور دیگر زبانوں میں یہ کہاوت مشہور ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ ”انسان کی تاریخ میں بہت سی ایجادات نے انسانی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے، مثال کے طور پر آگ جلانے کا طریقہ، پہیہ، پتھروں سے ہتھیار بنانا، بجلی پیدا کرنا، وغیرہ وغیرہ۔ اکثر ایجادات مشینوں کی شکل میں ہوئی ہیں مگر علم کے میدان میں کچھ ایسی دریافت بھی ہیں جو انسان کی ترقی کا باعث بنیں، مثلاً ریاضی میں صفر، سائنس میں ڈارون کا نظریہ ارتقاء، طبیعیات میں آئین سٹائن کے انکشافات نے نہ صرف انسان کی زندگی بلکہ پوری دنیا کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

جیسے جیسے انسان نئی نئی چیزیں ایجاد کرتا رہا ویسے ویسے وہ ترقی کے منازل طے کرتا رہا ہے۔ پہلے پہل انسان غاروں میں رہتے ہوئے مردہ جانوروں کی لاشوں سے گوشت یا درختوں سے پھل کھایا کرتا تھا۔ تقریباً دو مین سال پہلے انسان نے پتھر سے کھاڑی اور ہتھوڑے جیسے آلات بنانے اور آگ جلانے کا طریقہ سیکھا۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ ایسی بنیادی ٹیکنالوجی شاید اتفاق سے وجود میں آگئی ہے۔ مثال کے طور پر جب پتھر ہڈی پر مارتے وقت اتفاقاً پھر کسی دوسرے پتھر سے ٹکرا جانے کی وجہ سے شرارے نظر آنے لگے، تو اس بات سے اُسے یہ خیال آیا کہ پتھر رگڑنے سے آگ لگائی جاسکتی ہے۔ ماہرین کے مطابق انسان کی پہلی ایجادات ہزاروں سال تک ویسے ہی رہیں پھر تقریباً ایک لاکھ سال قبل آہستہ آہستہ انسان اپنی عقل سے کام لیتے ہوئے ایسی ایجادات کو بہتر بنانے لگا۔

آج کل تقریباً ہر گھر میں ہم لاشعوری طور پر مشینیں استعمال کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے آباؤ اجداد کی زندگیوں کے مقابلے میں ہماری زندگی بہت ہی آرام دہ اور آسان بنادی ہے۔ بیٹھک میں بیٹھ کر ہم اے سی کی بدولت ٹھنڈک محسوس کرتے ہوئے ٹی وی، وی سی آر سے لطف اٹھاتے ہیں۔ جب ہمیں بھوک لگتی ہے تو ہم باورچی خانے میں کھانے کی چیزیں فرج فریزر سے نکال کر بجلی یا گیس کے چولہے پر پکاتے ہیں، یا مائکروویو میں اسے گرم کر لیتے ہیں۔ دور دراز کے دوست

رشتے داروں سے رابطہ کرنے کے لیے ہم کمپیوٹر یا فون استعمال کرتے ہیں۔ دفتر پر جانے کے لیے ہم موٹر گاڑی چلاتے ہیں، یا ہوائی جہاز کے ذریعے دوسرے ملکوں کی سیر کرتے ہیں۔

صحت کے شعبے میں بھی بہت سی ایجادات اور انکشافات کی وجہ سے ہماری زندگی میں حیران کن تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ مثلاً مہلک بیماریوں سے بچنے کے لیے حفاظتی ٹیکہ لگانا، مختلف بیماریوں کے علاج کے لیے موثر دوائیں، دل گردے اور جسم کے دوسرے اعضاء ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل کرنا، خدا جانے کہ ایجادات کا یہ سلسلہ کہاں جا کے رُکے گا۔ مندرجہ بالا ساری باتوں سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ موجد ایسے لوگ ہیں جن کی وجہ سے ہماری زندگی میں ایک عظیم مستقبل میں اس طرح کی مزید ایجادات سامنے آئیں گی جن کی وجہ سے ہماری زندگی اور زیادہ آسان انقلاب برپا ہوا ہے۔ اور خوش گوار ہو جائے گی۔

1: مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کیجیے کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔ /5

انقلاب۔ ایجاد۔ آلات۔ مہلک۔ اعضاء

2: مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد الفاظ لکھیے۔ /5

ترقی۔ اتفاق۔ ٹھنڈک۔ رونما۔ مستقبل

3: مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور 5 مارکس تک دیے جاسکتے

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks] (ہیں۔)

1۔ مشینوں کے علاوہ اور کس قسم کی دوسری باتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ /3

ب۔ ”بنیادی ٹیکنالوجی اتفاق سے وجود میں آگئی ہے“ سے مصنف کی کیا مراد ہے؟ /3

ج۔ لائن 11 میں مصنف نے لاشعوری طور پر کافرہ کیوں استعمال کیا ہے؟ وضاحت کیجیے۔ /3

د۔ مصنف نے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے طبعی ایجادات کا حوالہ کیوں دیا ہے؟ /3

ر: عبارت پڑھنے کے بعد ایجادات کے حوالے سے مصنف کے خیالات کے بارے میں کیا پتہ چلتا ہے؟ /3

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل عبارت پڑھیے پھر دیے گئے سوالوں کے جواب جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اکیسویں صدی میں ہم سب اس بات سے خوب واقف ہیں کہ دنیا کو چند سنگین مسائل کا سامنا ہے جن میں ماحولیاتی آلودگی، بڑھتی ہوئی آبادی، توانائی کی کمی سر فہرست ہیں۔ بے شک یہ مسائل ہمیں سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں کہ ان مسائل کے حل کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ روزانہ ٹی وی یا ریڈیو پر ہم سنتے ہیں کہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے نام نہاد ماہرین ہمیں مشورے دیتے ہیں کہ ان مسائل کے حل کے لیے ہمیں فلاں فلاں کام کرنا پڑے گا لیکن ہر ماہر کا مشورہ ایک دوسرے کے برعکس نظر آتا ہے۔ اخباروں میں لمبے لمبے مضامین لکھے جاتے ہیں جن میں صحافی انسان کے مستقبل کا صحیح راستہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ چند لوگ سمجھتے ہیں کہ چونکہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے انسان کو اس منزل تک پہنچایا ہے تو سائنس اور ٹیکنالوجی ہی ہمیں کسی نہ کسی طریقے سے موجودہ مسائل سے نجات بھی فراہم کر سکتی ہے۔

دوسری طرف کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان کو وہ تمام سہولتیں جن کی بدولت ہماری زندگیاں آسان اور آرام دہ بن گئی ہیں انہیں ترک کرنا پڑے گا اور ایسی سیدھی سادی زندگی اپنانی ہوگی جو صدیوں پہلے ہمارے آباؤ اجداد گزارا کرتے تھے۔ اس سے ہم تیل جیسے کمیاب ذخائر کو محفوظ کر سکتے ہیں اور ہم سیکھ سکتے ہیں کہ ٹیکنالوجی کے بغیر زندگی نہ صرف

ممکن ہے بلکہ خوشگوار بھی ہو سکتی ہے۔ کچھ انتہا پسند کروہوں کا خیال ہے کہ جدید ٹیکنالوجی اور ایجادات انسان کی سارے مسائل کی جڑ ہیں اور اگر ہم ان کے بغیر گزارہ کر سکتے ہیں تو انسان دوبارہ فردوس نمازندگی گزار سکتا ہے۔ شاید

ایسے خیالات کچھ قارئین کو عجیب لگیں گے اور کچھ کو اچھے لگیں گے۔ یہ انکار نہیں کیا جاسکتا کہ چند ایجادات نے ہمیں تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا

ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ہم سب جدید ٹیکنالوجی کے عادی ہو چکے ہیں اور ان کو ترک کرنا نہایت ہی مشکل کام ثابت ہو گا۔

ہم جو گرم اور آرام دہ مکان میں رہنے کے عادی ہیں اور بجلی گیس وغیرہ کی سہولیات سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو ہم میں سے کون غار میں رہنا پسند کریگا؟ کون بجلی سے چلنے والے آلات سے محروم ہونا چاہے گا؟

ہمیں یہ سوال بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایک مشین مشین ہی ہے۔ وہ بذات خود اچھی یا بُری نہیں ہوتی۔ اس کا استعمال اُسے اچھا یا بُرا بنادیتا ہے۔ ٹیکنالوجی کے مثبت یا منفی اثرات کے ذمے دار ہم خود ہیں۔ اگر ہم اپنی ایجادات کا ناجائز استعمال کرتے ہیں تو ہمیں ان کے اثرات کے نقصانات کا ازالہ بھی کرنا چاہیے۔ چونکہ یہ ساری ایجادات انسان کی ذہانت اور مہارت کی پیداوار ہیں اس لیے کیا یہ ممکن نہیں کہ انسان اپنی ہنرمندی اور اختراع کی بدولت ایسی ٹیکنالوجی ایجاد کر لے جس کی مدد سے دنیا کے سارے مسائل حل کیے جاسکتے ہوں۔

سوال نمبر 3: ذیل سوالوں کے مختصر جواب اردو میں جہاں تک ممکن ہو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

(ہر سوال کے بعد دیئے گئے مارکس لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے اور 5 مارکس تک دیے

جاسکتے ہیں۔)

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]

- ا۔ عبارت کے مطابق انسان کیوں سوچنے پر مجبور ہے؟ /2
- ب۔ ماہرین میں کیا اختلافات ہیں؟ /3
- ج۔ سیدھی سادی زندگی گزارنے کی تجویز کیوں پیش کی گئی ہے؟ اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ /3
- و۔ "ہم سب ٹیکنالوجی کے عادی ہو چکے ہیں اس جملے کی وضاحت کیجیے۔" /2
- ر۔ "ایک مشین مشین ہی ہے اس جملے سے کیا مراد ہے؟" /2
- س۔ ٹیکنالوجی کے متعلق مصنف کی کیا رائے ہے؟ اپنے جواب کی وضاحت کیجیے۔ /3

(الف) دونوں اقتباسات کے حوالے سے ٹیکنالوجی کے اچھے اور بُرے پہلوؤں کا موازنہ کیجیے۔

/10

- (ب) آپ کی رائے میں کون سی ایجاد نے انسان کی زندگی پر سب سے بڑا اثر ڈالا ہے؟ /5
- سوال کے دونوں حصوں کے جواب مجموعی طور پر ۱۴۰ الفاظ پر مشتمل اردو میں لکھیے۔
- اس کے علاوہ زبان کے معیار کے لیے ۵ مارکس تک دیے جاسکتے ہیں: /5

[Total: 15 + 5 for Quality of Language = 20 marks]